ابو سفیان ثاقب

روزہ اور اس کے آداب

سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۳ میں ارشادِ خداوندی ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ ، جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ ۔

(روزہ سیدنا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اب تک جاری ہے)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے :

الصیام جُنَّۃٌ مَا لَمْ یَخْرِقْهَا ۔ (ابن ماجہ)

روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے ۔

یعنی جیسے آدمی ڈھال سے اپنی حفاظت کرتا ہے ، اسی طرح روزہ سے بھی اپنے دشمن یعنی شیطان سے حفاظت ہوتی ہے ۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ روزہ حفاظت ہے اللہ کے عذاب سے ۔ دوسری روایت میں ہے کہ روزہ جہنم سے حفاظت ہے ۔ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے ؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ اور غیبت سے ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ — نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہ ملا ۔ (ابن ماجہ ، نسائی)

انسان کی اصلاح ظاہر و باطن اور بلندئ درجات کے لئے روزہ جیسی عظیم عبادت فرض کی گئی ہے ۔ روزہ کے مکمل فوائد و فضائل اسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب ہم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کے فلسفہ کو سمجھ کر مکمل آداب کے ساتھ روزہ رکھیں ۔ علماء نے روزہ کے آداب میں چھ امور کو ضروری فرمائے ہیں ۔ ہر روزہ دار

کہ ان آداب کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ روزہ کے فضائل و برکات بکمالہ حاصل ہو سکیں ۔

۱۔ نگاہ کی حفاظت :۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو شخص اس سے اللہ کے خوف کی وجہ سے بچ رہے ۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو ایسا نور ایمانی نصیب فرماتے ہیں جس کی حلاوت اور لذت قلب میں محسوس کرتا ہے ۔ اس لئے روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ اپنی نگاہ کو ہر ناجائز اور بے محل جگہ پر پڑنے سے روکے رکھے ۔

۲۔ زبان کی حفاظت :۔ روزدار کو چاہیئے کہ زبان سے کوئی فحش بات یا جہالت کی بات نہ نکالے نہ کسی سے جھگڑا کرے ۔ اگر کوئی دوسرا جھگڑنے لگے تو کہہ دیجئے کہ میرا روزہ ہے اور اگر وہ بیوقوف ناسمجھ ہو تو اپنے دل کو سمجھائے کہ تیرا روزہ ہے تجھے ایسی لغویات کا جواب مناسب نہیں ہے ۔ بالخصوص جھوٹ اور غیبت سے مکمل احتراز کرے ۔

۳۔ کان کی حفاظت :۔ روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر مکروہ اور ناجائز بات کے سننے سے بھی احتراز کرے ۔ نبی کریم صلی اللہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں ۔ اس لئے جس بات کا زبان سے نکالنا ناجائز ہے اس کی طرف کان لگانا اور سننا بھی ناجائز ہے ۔

۴۔ باقی اعضاء بدن کی حفاظت :۔ ہاتھ کا ناجائز چیز کے پکڑنے سے ، پاؤں کا ناجائز کی طرف چلنے سے روکنا اور اسی طرح پیٹ کا مشتبہ چیز سے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے ۔ اگر حرام مال سے روزہ رکھا یا افطار کیا تو اس پر کچھ اجر نہیں ہے ۔

۵۔ بہت زیادہ کھانے سے احتراز :۔ سحری و افطاری کے وقت حلال مال سے بھی اتنا زیادہ نہ کھانا کہ شکم سیر ہو جائے اس لئے کہ اس سے روزہ کی غرض فوت ہو جاتی ہے ۔ مقصود روزہ سے قوتِ شہوانیہ و بہیمیہ کا کم کرنا ہے ۔ اور قوتِ نورانیہ اور ملکیہ کا بڑھانا ہے جو کسی قدر بھوکا رہنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔

۶۔ چھٹی چیز جس کا لحاظ روزہ دار کے لئے ضروری ہے ، یہ ہے کہ روزہ کے بعد اس سے ڈرتے رہنا بھی ضروری ہے کہ نامعلوم یہ روزہ قابلِ قبول بھی ہے یا نہیں ——— اس لئے روزہ دار کو اپنی نیت

کی حفاظت کے ساتھ اس سے خائف بھی رہنا چاہیئے اور دعا بھی کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا کا سبب بنالیں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ میں آدمی کے ہر جزو پر روزہ فرض کیا گیا ہے پس زبان کا روزہ جھوٹ وغیرہ سے بچنا ہے اور کان کا روزہ ناجائز چیزوں کے سننے سے احتراز، آنکھ کا روزہ لہو ولعب کی چیزوں سے احتراز ہے اور ایسے ہی باقی اعضاء حتیٰ کہ نفس کا روزہ حرص اور شہوتوں سے بچنا، دل کا روزہ اسے حبِ دنیا سے خالی رکھنا، روح کا روزہ آخرت کی لذتوں سے بھی احتراز اور سِرِ خاص کا روزہ غیر اللہ کے وجود سے بھی احتراز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو آداب و اخلاص کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے ——— آمین۔

بخاری کی عظمت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو یہ عظمت حاصل ہے کہ انہوں نے تحریک پاکستان کی شدید مخالفت کرنے کے باوجود قیام پاکستان کے بعد دل کے ساتھ پاکستان کے وجود کو تسلیم کرلیا۔ انہوں نے دہلی دروازہ لاہور کے میدان میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے یہ اعتراف کیا کہ

"قیام پاکستان کے مسئلہ پر میری رائے ہار گئی اور مسٹر جناح کی رائے جیت گئی"

بخاری کی عظمت کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ اس نے ایک بہادر شخص کے طور پر اعتراف کیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری بلاشبہ بہت بڑے خطیب تھے اُن کی خطابت کا یہ عالم تھا کہ وہ گھنٹوں بولتے تھے اور سامعین کی یہ خواہش ہوتی کہ وہ بولتے چلے جائیں۔ قرآنِ مجید کی تلاوت تو اُن پر ختم تھی۔ واقعی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اُن کی تلاوت کے سحر سے انسان ہی نہیں درختوں کی ٹہنیاں بھی جھوم رہی ہیں۔ پھر یہ کہ وہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والا ایک سچا عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھا۔ اپنے معاصرین میں ان کا جو احترام تھا وہ میں آپ کو کیا بتاؤں کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے کبھی گاندھی اور نہرو کا بھی اٹھ کر استقبال نہیں کیا ہوگا۔ لیکن اگر کبھی عطاء اللہ شاہ بخاری ابوالکلام آزاد کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ گھر سے باہر آکر ان کو خوش آمدید کہتے

اقتباسِ انٹرویو:۔ سید احمد سعید کرمانی۔ ہفت روزہ حرمت اسلام آباد۔ صفحہ 9۔ 29 دسمبر 1987ء